رجسٹرڈ نمبر ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

یوم جمعہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ر
سہ ماہی ۶ ر
ماہوار ۲½ ر

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۲ | ۲۶ امان ۱۳۲۷ ہش | ۲۴ جمادی الاول ۱۳۶۷ھ | ۲۶ مارچ ۱۹۴۸ء | نمبر ۶۶

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۵ ماہ امان - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت کھانسی اور زکام کی وجہ سے ناسازِ علیل ہے۔ احباب دعا کے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

مشرقی اور مغربی پنجاب کے قیدیوں کا تبادلہ یکم اپریل ۱۹۴۸ء سے شروع ہو جائیگا

قیدیوں کا تبادلہ یکم اپریل سے شروع ہو جائے گا

لاہور ــــ اپنے نامہ نگار سے ــــ ۲۵ مارچ

ہمارے پارلیمانی نامہ نگار کو موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مشرقی اور مغربی پنجاب کے قیدیوں کا تبادلہ یکم اپریل ۱۹۴۸ء سے شروع ہو جائیگا۔ دونوں حکومتوں میں تبادلے کے متعلق جملہ انتظامات تکمیل کو پہنچ گئے ہیں۔ نیز یہ معلوم ہوا ہے کہ ریاستوں کے قیدیوں کا تبادلہ بھی عنقریب شروع ہو جائیگا۔ مشرقی پنجاب کی جن ریاستوں سے قیدی لائے جائینگے۔ ان میں الور، بھرتپور بھی شامل ہیں! ان قیدیوں کے لانے اور لے جانے کے متعلق انتظامات ابھی زیر تکمیل ہیں ؛

ڈیڑھ ہزار میو ہندوستان واپس چلے گئے

لاہور ــــ اپنے نامہ نگار سے ــــ ۲۵ مارچ

ہمارے پارلیمانی نامہ نگار کو مشرقی پنجاب کے ایک ایم - ایل - اے راؤ خورشید علی نے بتایا۔ کہ کل ڈیڑھ ہزار میو واپس ہندوستان چلے گئے ہیں۔ آپ نے کہا یہ لوگ براستہ سندھ گئے ہیں۔ اس سے پہلے جو میو واپس گئے ہیں۔ انکو ملا کر یہ تعداد دس ہزار کے لگ بھگ پہونچ گئی ہے۔ آپ نے کہا یہ لوگ قربانیاں کر کے پاکستان میں آئے تھے۔ لیکن افسوس حکومت نے اپنے سلوک سے ان لوگوں کو مایوس کر دیا۔

ہندوستان کے اٹلی سے تعلقات

نئی دہلی ۲۵ مارچ - حکومت اٹلی اور ہندوستان میں سیاسی تعلقات قائم ہو گئے ہیں۔ بہت جلد دونوں حکومتوں میں سیاسی نمائندگان کا تبادلہ ہو جائے گا۔ (ا - پ)

مظفر آباد میں غیر مسلموں کو پوری آزادی ہے

تراڑکھل ۲۵ مارچ - آزاد حکومت کی طرف سے ایک پریس نوٹ میں بیان کیا گیا ہے کہ مظفر آباد میں آزاد فوجوں کا سول اور ملٹری انتظام ہو جانے کی وجہ سے حالات معمول پر آ گئے ہیں۔ شہر کی آبادی ۵ ہزار کے قریب ہے۔ جن میں سے ایک ہزار کے قریب غیر مسلم ہیں ان کا آزاد گورنمنٹ پر ان کا پورا اعتماد ہے۔ وہ ہندوستان یا پاکستان کی طرف بھی جانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ انکو پوری شہری آزادی حاصل ہے۔ مذہبی عبادت گاہوں اور سکھ گردوں کی یادگاروں کی آزاد فوج حفاظت کر رہی ہے۔ (ا - پ)

اسمبلی چیمبر کے باہر میوؤں اور ہوٹلوں کے بیروں کے مظاہرے

لاہور ــــ اپنے نامہ نگار سے ــــ ۲۵ مارچ

آج مغربی پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کا اجلاس ختم ہونے کے بعد دالٹن - باڈلی اور بھیر پنڈی کے پناہ گیروں نے مظاہرہ کیا۔ مظاہرہ کرنے والے رہتک حصار اور کرنال کے راجپوت تھے اور ــ رہنے کے لئے مکان دو - کھانے کے لئے روٹی دو ــ کھیتی کے لئے زمین دو۔ کے نعرے لگا رہے تھے۔ یہ سارے لوگ اسمبلی چیمبر کے اندر جا کر اپنی داستان سنانا چاہتے تھے۔ لیکن پولیس کی ایک بہت بڑی جمعیت نے ان پر کافی جدوجہد کے بعد قابو پا لیا۔ گھنٹے دو گھنٹے کی جدوجہد کے بعد وزیر اعظم کے بلانے پر رسالدار محمد یاسین کی قیادت میں ۶ افراد کا ایک وفد اندر گیا۔ وزیر اعظم نے اس وفد کو یقین دلایا۔ کہ وہ ان کی شکایات کل خود کیمپ میں آ کر سنیں گے آپ نے ان کے تمام مطالبات کو پورا کرنے کا وعدہ بھی کیا۔ ان کے مطالبات یہ تھے کیمپوں میں باقاعدہ راشن ملے اور انہیں جلد کہیں اکٹھے بسایا جائے۔

یہ مظاہرہ ہو ہی رہا تھا کہ مغربی پنجاب ہوٹل ورکرز یونین کا ایک جلوس شراب خوری بند کرو۔ بے روزگاری ختم کرو کے نعرے لگاتا ہوا پہلے مظاہرین سے آ ملا۔ پولیس اس جلوس پر قابو پانے میں بھی کامیاب ہو گئی۔ ان کا مطالبہ یہ ہے کہ ہوٹلوں سے شراب بند ہو رہی ہے۔ تو ہمارے روزگار کا بھی انتظام کیا جائے ؛

ایسٹر کے ایام میں کھانڈ کا زائد راشن

لاہور ۲۵ مارچ - حکومت مغربی پنجاب کے حالیہ فیصلے کے مطابق ایسٹر کے ایام میں عیسائی باشندوں کو دو چھٹانک فی کس کے حساب سے کھانڈ کا زائد راشن دیا جائے گا ؛

ڈول یاترا کے دن ۲۰ آدمی زخمی

(سول ملٹری گزٹ)

کلکتہ ۲۵ مارچ - ڈول یاترا کے دن ایک دوسرے پر رنگین پانی پھینکنے کے نتیجہ میں لوگوں کے مختلف گروہوں کے درمیان لڑائی کی خبریں موصول ہوئی ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ان لڑائیوں کے نتیجہ میں تقریباً ۲۰ اشخاص کو چوٹیں آئیں۔ جن کو ہسپتال داخل کرا دیا گیا ہے۔ (ا - پ)

خان قلات کو برقیہ

پشاور ۲۵ مارچ - شاہ پسند خان اور چنگیز خان قبائلی لیڈروں نے خان قلات کو پاکستان سے الحاق کرنے کے لئے برقیہ ارسال کیا ہے۔

ایٹم بم سے زیادہ مہلک

واشنگٹن ۲۵ مارچ - امریکہ کے ایک کارخانہ میں ایسا بادل تیار کیا گیا ہے۔ جو ایٹم سے کہیں زیادہ تباہ کن ہے۔ اس میں سے گرم برقی شعاعیں نکلتی ہیں۔ اور ارد گرد کی ہر چیز کو جلا دیتی ہیں۔ لیکن اس میں ایک خطرہ ہے۔ کہ اگر ہوا کا رخ بدل جائے۔ تو اس بادل کے چھوڑنے والوں ہی کا صفایا کر دیتی ہے ؛

سلامتی کونسل کے ممبران کا اعتراف حقیقت

لیک سکسیس ۲۵ مارچ - سلامتی کونسل میں مسئلہ کشمیر پر بحث کا آغاز پیر سے ہوگا۔ کونسل کے اکثر ممبروں نے غیر رسمی طور پر اس خیال کا اظہار کیا ہے۔ کہ جبتک ہندوستانی فوجیں کشمیر پر قابض ہیں فیصلہ میں رکاوٹ پڑی رہیگی۔ معلوم ہوا ہے کہ چینی قرارداد میں کئی ترامیم پیش کی گئی ہیں۔ لیکن ان سے اس کی بنیادی حیثیت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

قائد اعظم چٹا گانگ میں

ڈھاکہ ۲۵ مارچ - قائد اعظم محمد علی جناح آج ڈھاکہ سے چٹا گانگ تشریف لے گئے۔ جہاں آپ کے استقبال کے لئے لکھو کھا کا مجمع چشم براہ تھا۔ جس نے قائد اعظم کی آمد پر فلک شگاف نعروں سے اپنے محبوب لیڈر کا خیر مقدم کیا۔ آپ عوام کو شرف زیارت اور خواص کو شرف ملاقات بخشنے کے بعد بندرگاہ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی - اے - ایل ایل - بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی - اے - ایل ایل - بی گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر نمبر ۲ منٹگمری روڈ لاہور سے شائع کیا۔

جہاں تک صوبے کے اندرونی نظام کا تعلق ہے ریفیوجی کونسل اس میں دخل دینے کی مجاز نہیں (ممدوٹ)

میاں افتخار الدین کو خان ممدوٹ کی بجائے خود مستعفی ہونا چاہیئے (دولتانہ)

لاہور — اپنے نامہ نگار سے — ۲ مارچ

کوٹھی کی تحریکات کے واسطے سے مہاجرین کی بحالی پر تقریریں کرنے کا آج آخری دن تھا جس وقت گھنٹی بجی شروع ہوئی ایوان میں صرف تین رکن موجود تھے۔ سپیکر کی آمد کے وقت ۲۲ اور تلاوت کے بعد ۳۳۔ سب سے پہلے

ڈپٹی سپیکر کی وفات پر افسوس

آنریبل وزیر اعظم نے مغربی پنجاب کی اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر مسٹر فضل الہی کی وفات پر اظہار افسوس کیا۔ آپ نے کہا وہ ایک خاموش کارکن تھے۔ لیکن نہائت ہی معقول اور سلیقہ شعار۔ وہ اپنی قوم کے سچے خادم تھے۔ آپ کے بعد چوہدری محمد حسن مسٹر سنگھا اور آنریبل سپیکر نے خود بھی اظہار افسوس کیا۔ اور آنجہانی کی تعریف و توصیف کی۔ اس کے بعد خان ممدوٹ کی استدعا پر باتفاق رائے ہاؤس اظہار افسوس کے لئے دس منٹ کے لئے ملتوی ہو گیا۔

چیلنج بازی فضول ہے۔

آج سب سے پہلے چوہدری محمد حسن نے تقریر کی اور مہاجرین کو آباد کرنے ان کے بچوں کو تعلیمی سہولتیں بہم پہنچانے، ملازمتوں کے سلسلے میں انہیں مراعات دینے کے تذکرے کے بعد کہا ریفیوجی کونسل اور صوبائی وزارت کا جو آجکل ذکر ہو رہا ہے۔ اور میاں صاحب اور وزارتی ارکان میں جو چیلنج بازی ہو رہی ہے۔ یہ مستحسن نہیں۔ ہماری پارٹی کی باتیں پارٹی میٹنگ میں ہونی چاہئیں ایوان میں نہیں۔ آپ نے کہا خواہ روپیوں کے انبار بھی لگا دیئے جائیں۔ مغربی پنجاب میں کوئی کمیونسٹ وزارت نہیں بن سکتی۔ ہم نے ایوان کے اندر اور باہر جس شخص کو لیڈر رکھا ہے۔ اس کے تابع رہیں گے۔ اور ریفیوجی کونسل کے فیصلوں کے آگے جھکنے پر مجبور نہیں ہیں۔ ہم اپنے لیڈر سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ کونسل سے مستعفی ہو جائیں۔ ہماری مصیبتوں میں دو عملی کی وجہ ہی سے اضافہ ہو رہا ہے۔

آپ کے بعد دیوان بہادر مسٹر ایس۔ پی سنگھا نے کہا مہاجرین کے لئے جو رقم رکھی گئی ہے۔ اس میں سے بے خانماں مسیحیوں کا خاص خیال رکھا جائے۔ حکومت کا فرض ہے۔ کہ وہ بھوکوں کو کھانے اور ننگوں کو پہننے کے لئے دے۔ آپ نے کہا ہم نے پاکستانی بننے کا عزم کر لیا ہے۔ پاکستانی ہی زندہ رہیں گے۔ اور پاکستانی ہی مرینگے۔

خسارے کا بجٹ

اس کے بعد مغربی پنجاب کے وزیر خزانہ آنریبل میاں محمد ممتاز دولتانہ نے میاں افتخار الدین نیازی، چوہدری اصغر علی اور دیگر ارکان کے بجٹ پر اعتراضات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ یہ کہنا کہ اس وقت سارے تعمیری کاموں کو شامل کر لینا چاہیئے تھا۔ اور اس سے زیادہ خسارہ ہونا چاہیئے تھا درست نہیں۔ پاکستان کے حالات نہ آپ سے پوشیدہ ہیں۔ نہ مجھ سے اگر ہم اس دفعہ اس قدر خسارے کا بجٹ بنا دیتے۔ جسے بعد میں پورا نہ کر سکتے۔ تو یہ اپنے ہاتھوں اپنی مملکت کی بنیادوں کو متزلزل کرنے کے مترادف ہوتا۔

اس کے علاوہ جو تعمیری سکیمیں پیش کی گئی ہیں ہم حکومت ان پر عمل کرنے کے سلسلے میں غور کر رہی ہے صنعتی محکمے کی توسیع کے متعلق جو کمیٹیاں بنائی گئی تھیں۔ ان کی رپورٹیں آ گئی ہیں مستقبل قریب ہی میں ان پر عمل شروع ہو جائے گا۔

میاں افتخار الدین کا غلط مطالبہ

آپ نے کہا میاں صاحب کا یہ مطالبہ غلط ہے کہ وہ وزارت جسے ایوان کا اعتماد حاصل ہے۔ اور وہ ایوان جسے عوام کا کامل اعتماد حاصل ہے۔ محض ان کے کہنے سے کہ ان کی طبع یہ پسند نہیں کرتی برطرف ہو جائے۔ وہ مسلم لیگ اور مسلم لیگ پارٹی کے صدر ہیں وہ کونسل کا اجلاس بلائیں۔ عدم اعتماد کی تحریک پاس کرائیں۔ ہمیں یہاں سے ہٹ جانے میں کیا عذر ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر کونسل ان کا کہنا نہیں مانتی مسلم لیگ ان کا کہنا نہیں کرتی۔ پارٹی اور پارلیمنٹری بورڈ کا اعتماد انہیں حاصل نہیں۔ تو چاہیئے یہ کہ بیشتر اس سے کہ خان ممدوٹ سے استعفیٰ طلب کریں۔ خود مستعفی ہو جائیں۔

پاکستان اور امروز

آپ نے کہا آپ اس وقت قوم کے سردار ہیں۔ پاکستان ٹائمز اور امروز ہی کو نہیں۔ قوم کو بھی آپ سے بہت توقعات ہیں۔ ہماری نہ مانیں لیکن مجھے یقین ہے۔ کہ ان کے دل کے کسی عمیق گوشہ میں حضرت قائد اعظم کا ضرور احترام ہوگا۔ وہ انہی کے احکام کے تابع اس نازک دور میں تخریبی سکیموں سے اجتناب کریں۔ آپ نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ وہ مسلم لیگ کے دشمن نہیں۔ حکومت کے دشمن نہیں۔ لیکن آخر ایسے طریق کیوں اختیار کرتے ہیں۔ جن پر عمل کرنے کے بعد پھر انہیں یہ شعر پڑھنے کی ضرورت محسوس ہوگی۔

بہلا نہ دل نہ تیرگی شام غم گئی
یہ جانتا تو آگ لگاتا نہ گھر کو میں

اس کے بعد آپ نے آنریبل راجہ غضنفر علی کے بیان کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کونسل اور صوبے میں کوئی تفاوت نہیں۔ ہم مرکز سے ہر حال میں تعاون کے لئے تیار ہیں۔ مہاجرین کے مسئلے کے لئے ہم نے انہیں آپ کو پیش کیا۔ اور ہم اسے نبھائے چلے جا رہے ہیں۔ میں بیانگ دہل اس ایوان میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ مہاجرین کی آبادکاری کے کام کو نبھانے کے لئے ہمارے کندھے ابھی کافی مضبوط ہیں۔

دولتانہ صاحب کے بعد محمد اکرم۔ راجہ خیر مہدی میجر مبارک علی شاہ۔ بیگم تصدق حسین سلمیٰ نے مہاجرین کی آبادکاری کے سلسلے میں بدنظمیوں پر اعتراض اور آئندہ کے لئے چند ایک تجاویز پیش کیں۔ بیگم سلمیٰ نے کہا کہ لاوارث عورتوں کو کپڑا سینے کی مشینیں بہم پہنچا کر ان سے ملٹری اور پولیس کے کپڑے سلوانے چاہئیں۔ تاکہ ان کے گزر اوقات کا کوئی سامان ہو جائے۔ بیگم سلمیٰ نے یہ بھی کہا کہ مسلم لیگ کی تحریک کے ایام میں جو لوگ جیل میں جانے کی وجہ سے بے روزگار ہو گئے۔ یا زخمی اور ہلاک ہوئے ان کے ورثا کے لئے بھی حکومت کو خاطر خواہ امداد بہم پہنچانی چاہیئے۔

میاں صاحب کا اظہار شرمندگی

بیگم سلمیٰ کے بعد میاں افتخار الدین نے سپیکر کی اجازت سے کھڑے ہو کر کہا کہ میں نے کل اپنی تقریر کے دوران میں سردار شوکت حیات کے خاندان کے متعلق جو کچھ کہا تھا اس پر سخت شرمندہ ہوں۔ اس کے بعد وہ تقریر کا رخ پھیرنا چاہتے تھے۔ کہ صدر نے ٹوکا اور کہا کہ بس۔ آؤ ہم ایک ایسا ورق الٹیں جس سے دوستانہ ماحول پیدا ہو جائے۔

خان ممدوٹ کی تقریر

خان ممدوٹ نے اپنی پرسوں کی تقریر کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ میں نے ریفیوجی کونسل اور اپنی وزارت کے درمیان جو اختلافات بیان کئے تھے۔ میں ان پر آج معذرت کرنے کے لئے کھڑا نہیں ہوا وہ اختلافات آج بھی ہیں۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ راجہ صاحب نے مجھ سے پوچھے بغیر ایک عجیب وغریب بیان دے دیا۔ مجھے کل ان کی طرف سے ایک مکتوب بھی موصول ہوا ہے۔ لہذا میں اس پر مزید تبصرہ ایوان میں نہیں کر سکتا۔ جہاں تک کونسل کا تعلق ہے۔ وہ صرف اس لئے تھا کہ وہ مہاجرین کے سلسلہ میں ہماری مدد کرے وہ پالیسی بنا کر ہماری رہنمائی کرے اور ہم کام کریں۔ لیکن اس نے جو سب سے پہلا حکم ہمیں دیا وہ یہ تھا کہ مہاجرین سے متعلق کاغذات پنجاب کے وزیر مہاجرین کے پاس نہ جایا کریں۔ حالانکہ اس کا کام پالیسی بنانا تھا۔ کارخانوں، مکانوں اور اراضی پر بسانا صوبائی حکومت کا کام وہ ہرگز ایسے فیصلے کرنے کی مجاز ہنیں تھی جو اندرونی نظام میں مداخلت کا باعث بنتے۔

آپ نے کہا راجہ صاحب نے میری حکومت کی کم حوصلگی کا شکوہ کیا ہے۔ لیکن آج تک نظام تو ان کے ہاتھ رہا۔ آپ نے محض زبان سے کہہ دینا واقعی آسان ہے۔ کونسل تین ماہ سے یہاں ہے۔ اور اس نے کونسی انقلابی تبدیلیاں پیدا کر دیں۔ کیا ان کا کام صرف اسی قدر ہے کہ ہندوؤں کا سامان بھجوانے کا انتظام کریں اور ہمارے صوبے کے سامان وجائداد کا خیال نہ کریں۔ اس پر آپ نے انبالہ کے ایک وکیل محمد اسمٰعیل کا واقعہ بیان کیا جو مشرقی پنجاب میں اپنی کتب لینے گئے تھے۔ لیکن انہیں وہاں قتل کر دیا گیا۔ آپ نے کہا ہمارا ایک آدمی لائبریری لینے گیا اور قتل کر دیا۔ لیکن ہندو ۲۲ لاکھ میں سے ۲۰ لائبریریاں لے جا چکے ہیں

آپ نے کہا اب چونکہ اختلافات روشنی میں آ چکے ہیں۔ لہذا میں کونسل کے اجلاس میں ہنیں جاؤنگا۔ اس کے بعد تقریر کا رخ میاں صاحب کی طرف پھیرتے ہوئے کہا جہاں تک میاں افتخار الدین کی ذات کا تعلق ہے ان کا نیازمند ہوں۔ لیکن جہانتک سیاسیات کا تعلق ہے مجھے ان سے کبھی اتفاق نہیں رہا — آپ نے کہا گذشتہ اجلاس میں آپ نے اس ایوان میں اس وزارت کی تعریف کی تھی۔ لیکن عوام میں اپنی ہردلعزیزی کے حصول کے لئے جو تقریریں کیں ان پر ان سے تقاضے ہوئے کہ آپ کا ظاہر کچھ ہے اور باطن کچھ۔ چنانچہ جواباً آپ کو یہ ایسی تقریر کرنی پڑی۔ میاں صاحب کی سیاسی زندگی ہم سے بہت پہلے شروع ہوئی اور آپ نے ہزاروں کروٹیں بدلیں۔ لیکن ہم نے تو ایک ہی لیڈر چنا ہے۔ اسی کی ہاں میں ہاں ملاتی ہے۔ اور مرتے دم تک اس کا ساتھ دیں گے۔ افسوس کہ عوام کی بجائے۔ ایوان کی بجائے۔ کونسل کی بجائے صرف میاں صاحب ہی اکیلے یہ کہتے ہیں کہ وزارت مستعفی ہو جائے میں حلفیہ کہتا ہوں کہ اگر مجھے ایوان عدم اعتماد کیلئے کہہ دے تو میں اس نشست سے علیحدہ ہونے میں ایک سیکنڈ بھی نہیں لگاؤنگا۔ افسوس کہ وہ اپنے اعتماد کو نہیں ٹٹولتے جن لوگوں نے کونسل کے حالیہ اجلاس کو دیکھا ہے۔ وہ بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں کہ اعتماد کا جو عالم وہاں ہے۔ اس پر یہ صدر رہنے کے مجاز بھی ہیں

آپ نے کہا میاں صاحب نے مسلم لیگ کے اجلاس میں سی۔ آئی۔ ڈی کے افسروں کے جانے کا شکوہ کیا ہے۔ دراصل مسلم لیگ کا دفتر آجکل کمیونسٹ پارٹی کا دفتر بھی ہے اور اس میں دونوں پارٹیوں کے جلسے ہوتے ہیں۔ میرے خیال میں اس غلط فہمی کی بنا پر وہ وہاں چلے گئے تھے لیکن پھر بھی میں ان کی حرکت پر شرمندہ ہوں اور اس جرم کی پاداش میں مرکزی لیگ ہی سے نہیں۔ بلکہ مغربی پنجاب کی ساری لیگوں سے معافی مانگتا ہوں۔

آپ کی تقریر کے بعد ایوان نے حالی مطالبات کی منظوری دی اور متفقہ طور پر مغربی پنجاب کا آئندہ سال کا بجٹ منظور ہو گیا۔

تحریک جدید کا ہر مجاہد کوشش کرے۔ کہ اس کا وعدہ ۳۱ مارچ تک سو فی صدی ادا ہو جائے۔ وکیل المال تحریک جدید

روزنامہ الفضل لاہور مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۴۸ء

اردو اور بنگالی کا فضول جھگڑا

مسٹر فضل الحق اردو اور ہندی کے جھگڑے کو پاکستان میں تفرقہ کی خلیج بنانا چاہتے ہیں۔ پچھلے دنوں انہوں نے مظاہرین طلبہ کا ساتھ دے کر اس بات کو اچھی طرح واضح کر دیا۔ اب انہوں نے قائد اعظم جناح کے تقریر پر بھی نکتہ چینی کی ہے اور کہا ہے کہ یہ تقریر نہایت مایوس کن ہے آپ نے کہا ہے کہ بنگالی اور اردو کے جھگڑے کا تصفیہ استصواب رائے سے کیا جائے۔ سمجھ نہیں آتی کہ اردو اور بنگالی کا جھگڑا کیوں پیدا کیا گیا ہے حالانکہ اس جھگڑے کی کوئی بنیاد ہی نہیں ہر ایک جانتا ہے کہ مشرقی اور مغربی پاکستان کی مقامی زبانیں مختلف ہیں۔ اور پاکستان میں کئی علاقوں کی زبان ایک دوسری سے مختلف ہے۔ پاکستان میں جہاں پنجابی بولنے والے بھی ہیں وہاں پشتو اور سندھی بولنے والے بھی ہیں اور بنگالی بولنے والے بھی۔ ظاہر ہے کہ اگر ان زبانوں کو ہر ایک علاقہ میں سرکاری زبان بنا دیا جائے۔ تو پاکستان صد زبانیوں کا شکار ہو جائے گا۔ اور مرکزی حکومت کا کاروبار سوا اس کے کہ انگریزی سے کام لیا جائے نہیں چل سکے گا۔ جو نامرغوب ہے

یہ بات کئی دفعہ واضح کی جا چکی ہے کہ ایک ملک کو ٹھوس ملک بنانے کے لئے سرکاری زبان صرف ایک ہی ہو سکتی ہے دو یا تین زبانیں یہ کام نہیں دے سکتیں اس وقت پاکستان اور ہندوستان میں انگریزی زبان سے یہ کام لیا جاتا ہے لیکن ان ممالک میں انگریزی کو ہمیشہ تک یہ مقام نہیں دیا جا سکتا۔ مشرقی اور مغربی پاکستان تو الگ رہے اگر پاکستان اور ہند بھی کوئی مشترکہ ایسی زبان نہ منتخب نہ کریں گے جس کے ذریعہ وہ باہم گفتگو کر سکیں تو ان کو انگریزی زبان کا سہارا لینا پڑے گا جب کبھی دونوں ملکوں کا رجحان اس طرف ہوا۔ کہ انگریزی زبان کی بجائے کوئی دیسی زبان اس کام کے لئے مقرر کیجئے تو یقیناً اردو ہی زبان ہے جو یہ کام دے سکتی ہے اور ظاہر ہے کہ انگریزی دیر تک اس مقام پر قابض نہیں رہ سکتی جوں جوں قومی جذبات بیدار ہوں گے۔ لوگوں کی توجہ انگریزی کو یہاں سے نکالنے کی طرف منعطف ہوگی۔ اور ہمیں امید ہے کہ ہند نے جو سنسکرتی ہندی کو اپنی دیسی زبان بنانے کے لئے قدم اٹھائے ہیں انہیں پیچھے ہٹانے پڑیں گے کیونکہ اردو کی بنیاد کسی مصنوعی تدبیر پر نہیں ہے بلکہ یہ اس اختلاط کا قدرتی نتیجہ ہے جو اس برکوچک میں مختلف لوگوں کے بود و باش کی وجہ سے معرض وجود میں آیا ہے۔

عام کاروبار میں لوگ یہ نہیں خیال کرتے کہ وہ کونسی زبان استعمال کر رہے ہیں ان کے پیش نظر کام چلانا ہوتا ہے۔ اور جس طرح اور جو زبان استعمال کر کے وہ اپنا کام چلا سکیں وہ چلاتے ہیں۔ اس لئے خواہ ہند میں سنسکرتی ہندی کو کتنی ہی سرکاری سرپرستی میسر ہو پھر بھی ہمیں یقین ہے کہ چند سنسکرت کے الفاظ عام زبان میں زیادہ ہو جائیں گے لیکن زبان وہی رہے گی جو موجودہ صورت میں اردو کہلاتی ہے اس لحاظ سے بنگالی اردو کا جھگڑا اپنے معنی ہی نہیں بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان کے دشمن جن کو قوم کے مفاد سے زیادہ اپنی لیڈری اور ذاتی رسوخ کے قیام کا خیال ہے وہ ڈوبتے ہوئے تنکے کا سہارا لینا چاہتے ہیں۔ اگر انگریزی کو ترک کر دیا جائے تو اردو ہی ایک ایسی زبان ہے جو مشرقی اور مغربی پاکستان کی وحدت کو قائم رکھ سکتی ہے اور دونوں ملک کسی زبان میں راہ و رسم قائم رکھ سکتے ہیں مشرقی پاکستان میں لاکھوں اشخاص اردو زبان جانتے ہیں۔ اور لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ اور ان سے کئی گنا زیادہ ایسے ہیں جو اس زبان میں اپنا مطلب بیان کر سکتے ہیں اور دوسرے کا مطلب سمجھ سکتے ہیں۔ کسی پاکستانی علاقہ میں اردو مادری زبان نہیں۔ لیکن پھر بھی بیشمار اشخاص اس کو سمجھ اور بول سکتے ہیں اور لکھ پڑھ سکتے ہیں پھر پاکستان اور ہند کی تمام زبانوں میں سے سب سے زیادہ ترقی یافتہ بھی یہی زبان ہے

یہ ایسے واضح حقائق ہیں کہ جو لوگ بنگالی اور اردو کا جھگڑا اٹھا رہے ہیں ان کے متعلق یقیناً یہی اثر لیا جائے گا۔ کہ یا تو وہ نہایت نادان ہیں اور یا پھر ان کا مقصد پاکستان میں جھگڑے اٹھانے کے سوا اور کچھ نہیں اس فضول سی بات کے لئے استصواب رائے کا سوال اٹھانا مسٹر فضل الحق کی خطرناک ذہنیت کا آئینہ دار ہے اور جو کچھ قائد اعظم نے اپنی تقریر میں دشمنان پاکستان کے متعلق کہا ہے وہ نہایت بامو قع اور دانشمندی پر مبنی ہے

خان قلات کا جواب

اگرچہ خان قلات نے سٹیٹسمین کے نامہ نگار سے کہا ہے کہ وہ پاکستان کا بڑا خیر خواہ ہے اور وہ قائد اعظم جناح کو اپنا باپ تصور کرتا ہے لیکن اسی گفتگو کے دوران میں اس نے یہ بھی دھمکی دی ہے کہ بلوچیوں اور افغانوں کے رشتہ داری کے تعلقات ہیں اور افغانستان کا لسبی اور گوادر کی بندرگاہوں میں مفاد ہے ایسا نہ ہو کہ مسلمانوں کی باہم چپقلش سے فائدہ اٹھا کر پاکستان کے دشمن روس اور ہند اس کو کوئی نقصان پہنچائیں اور کوئی بات بھی نہ ہو تو صرف یہی ایک دھمکی اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہے کہ اس ریاست کا الحاق کتنا ضروری ہے جو دو ایسی ریاست دو ایسے ممالک کے درمیان جو اسلامی ہیں دشمنی پیدا کرانا چاہتا ہو تاکہ اس کی خود مختاری کو قائم رکھ سکے اس کو کھلا چھوڑ دینا کسی طرح حفاظت کے نقطہ نظر سے جائز نہیں ہو سکتا اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان کا یہ الزام کہ ہند کی طرف سے زیادہ مراعات پیش کی گئی ہیں درست ہے قائد اعظم کے اتنے گہرے تعلقات اور پاکستان کی خیر خواہی کے اعتراف کے باوجود خان قلات کی نیت قطعاً نیک معلوم نہیں ہوتی۔

ریاست ہائے راس بیلا۔ مکران اور خاران کا الحاق منظور کر کے پاکستان نے نہایت دور اندیشی کا ثبوت دیا ہے اگر اس موقعہ کو ہاتھ سے جانے دیا جاتا۔ تو ممکن تھا۔ کہ حالات زیادہ پیچیدہ ہو جاتے اور یہ علاقہ بھی شاید دوسرا کشمیر بن جاتا۔ خود حفاظتی کے نقطہ نظر سے ان ریاستوں کے ساحل اور سرحد کو نگہداشت نہایت ضروری ہے۔

اگرچہ خان قلات نے دیگر ممالک کے سازباز کے الزامات کی تردید کی ہے۔ لیکن آپ کی اس گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ ان الزامات کے متعلق پاکستان صداقت دور نہیں خان قلات ہر جائز و ناجائز طریقہ سے اپنی خود مختاری کو قائم رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اسلام اور اشتراکیت

مغربی پاکستان کی اسمبلی میں چہار شنبہ کے اجلاس میں سردار شوکت حیات نے میاں افتخار الدین پر آوازہ کسا کہ وہ اسلام کے نقاب میں اشتراکیت پھیلانا چاہتے ہیں۔ جس پر میاں صاحب نے کہا کہ میں اشتراکیت کو اسلام سمجھتا ہوں۔ اگر یہ رپورٹ درست ہے۔ تو ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اگر میاں صاحب کا مطلب اشتراکیت سے وہی اشتراکیت ہے جس کا علمبردار روس ہے تو میاں صاحب نے نہ تو اشتراکیت کو سمجھا ہے اور نہ اسلام کو۔ اسلام کی بنیاد خدا پرستی پر ہے اور موجودہ اشتراکیت کا بنیادی اصول مادہ پرستی اور الحاد ہے اشتراکیت اپنی تمام عمارت "پیٹ" پر کھڑی کرتا ہے۔ اور انسان کی انسانیت جس چیز پر منحصر ہے یعنی روحانیت اس کے نظریہ کے مطابق کوئی وقعت نہیں رکھتی حالانکہ اسلام انسان کی تمام زندگی کو لیتا ہے۔ اسلام یہ نہیں کہتا کہ انسان کا پیٹ کچھ بھی نہیں ہے لیکن وہ یہ بھی نہیں کہتا کہ انسان سوا پیٹ کے کچھ بھی نہیں ہے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ میاں صاحب نے کبھی اسلام کا غور سے مطالعہ کیا ہو اگر آپ نے کبھی مطالعہ کیا ہوتا تو آپ اتنی غلط بات برسر اجلاس نہ کہتے

جو خود غرضانہ سرمایہ داری اس وقت دنیا میں پھیلی ہوئی ہے ہم اس کو بھی اسلام کے خلاف پاتے ہیں۔ اور اس کو مٹانے کے لئے اور دنیا نے اسلام کو اسلام کے اصولوں پر لانے کے لئے جتنی بھی کوشش کی جائے تھوڑی ہے۔ لیکن ان کوششوں کی بنیاد اشتراکی قسم کی تحریکات پر رکھ کر ہم کبھی منزل مقصود پر نہیں پہنچ سکتے۔ ہم ضرور اس اندھے کنوئیں میں گر جائیں گے جو انسان کی تباہی کے لئے "شکم پرستی" نے اشتراکیت کی صورت میں کھود رکھا ہے آج کل مغرب میں جتنی تحریکیں چل رہی ہیں خواہ وہ سرمایہ دارانہ جمہوریت ہو یا فاشی یا اشتراکی سب کی بنیاد مادہ پرستی اور باری تعالیٰ کے انکار پر ہے ہم ان تحریکوں میں سے جس کی بھی پیروی کریں گے اور ان میں سے جو راستہ بھی اختیار کریں گے خواہ اس کو بظاہر کتنا بھی مقدس بنایا جائے وہ ہمیں طاغوت کی مملکت کی طرف ہی لے جائے گا نہ کہ اسلام کی طرف۔

ہم امید کرتے ہیں کہ میاں صاحب آئندہ ایسے خطرناک فقرے جانچ تول کر اپنے منہ سے نکالیں گے کیونکہ یہ مسلمان نوجوانوں کو سخت غلط فہمی میں مبتلا کرنے والے ہیں :-

انگریزی ترجمہ قرآن شریف کا دیباچہ اردو میں

(از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ابھی سے اپنا نسخہ محفوظ کرا لیں ورنہ پچھتانا پڑے گا

انگریزی ترجمہ قرآن کی پہلی جلد جو چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ اس کے ساتھ ایک دیباچہ بھی ہے جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے قرآن مجید کی ضرورت پر مفصل بحث کی ہے۔ اور دلائل قویہ سے یہ ثابت کیا ہے کہ قرآن مجید ہی ایک ایسی کتاب ہے جو ہر رنگ میں کامل ہے اور ہر قسم کی تحریف و تبدیلی سے محفوظ ہے اور اس کے سوا باقی کتب جنہیں الہامی کلام خیال کیا جاتا ہے انسانی دستبرد سے محفوظ نہیں ہیں اور نہ ہی ان کی تعلیمیں یونیورسل ہیں پھر بائیبل سے آنحضرت صلعم کے ظہور کے متعلق پیشگوئیوں کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں آنحضرت صلعم کی زندگی کے حالات آپ کی ولادت سے لیکر آپ کی وفات تک نہایت دلکش پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ آنحضرت صلعم کی یہ مختصر لائف ایسے رنگ میں لکھی گئی ہے جس کی نظیر دوسری کتب میں تلاش کرنے سے مفقود ہے۔ نیز قرآن مجید کی اعلیٰ تعالیم کو قدرے تفصیل سے بیان کیا گیا ہے جن پر یورپ کے علماء نے اعتراضات کئے ہیں۔ غرضیکہ یہ دیباچہ ایک مستقل کتاب ہے جس کا ہر اس شخص کے پاس ہونا ضروری ہے جسے قرآن مجید اور آنحضرت صلعم سے محبت ہے یہ دیباچہ اردو زبان میں شائع کیا جا رہا ہے اور بڑے چارٹر پر سوا تین سو صفحہ کے قریب ہوگا جو تفسیر کبیر کا سائز ہے اور یہ سائز اس لئے اختیار کیا گیا ہے تا تفسیر کبیر کے خریدار تفسیر کی جلدوں کے ساتھ اسے بھی رکھ سکیں۔ یہ بہت محدود تعداد میں شائع کیا جا رہا ہے اس کی قیمت چار روپے ہوگی۔ جو دوست یہ قیمت مجلس مشاورت کے موقعہ پر دفتر محاسب میں "اردو دیباچہ قرآن مجید" کی مد میں آکر جمع کرا دیں گے ان کا حق مقدم ہوگا۔ اور انہیں محصول ڈاک بھی معاف ہوگا۔ اور اگر تساہل سے کام لیں گے۔ اور اگر تساہل سے کام لیں گے۔ تو نہ صرف یہ کہ انہیں محصول ڈاک ادا کرنا پڑے گا۔ بلکہ ممکن ہے کہ انہیں کتاب مل ہی نہ سکے۔ آخر میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ یہ کتاب ایک بہترین تحفہ ہے۔ جو ذی مقدرت اور ذی ثروت احباب اپنے دوستوں کو پیش کر سکتے ہیں :-

(خاکسار جلال الدین شمس)

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

آخر وُہ دن کب آئے گا جب تم اپنے اندر تبدیلی پیدا کرلوگے

بمقام پرین ولا کراچی ——— مرتبہ خورشید احمد

کراچی ۱۵ ارماہ امان۔ آج بعد نماز مغرب تا عشاء سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس احباب میں تشریف فرما ہو کر ایک پُرمعارف تقریر فرمائی۔ حضور کی تقریر کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

اپنے ایمان کو خالص بناکر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرو

فرمایا دوستوں کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ دُنیا کی کوئی چیز خالص ہونے کے بغیر کار آمد نہیں ہوتی دودھ کتنی اعلیٰ درجہ کی چیز ہے۔ لیکن اگر کوئی اس میں قطرہ پیشاب کا ڈال دے۔ تو کوئی شخص اسے پینے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ کھانا کتنی اچھی چیز ہے۔ لیکن اگر اس میں ایک مکھی پڑ جائے۔ تو لوگ اسے کھانے سے کراہت محسوس کرتے ہیں۔ غرض دُنیا کی ہر چیز صرف اسی وقت استعمال کے قابل سمجھی جاتی ہے۔ جبکہ وُہ اپنے معیار کے مطابق خالص ہو۔ لیکن میں حیران ہوں۔ کہ اب تک ہماری جماعت کے دوستوں نے یہ کیوں محسوس نہیں کیا۔ کہ ایمان کے خالص ہونے کا جو معیار ہے۔ ہمیں بھی اُسے پورا کرکے اپنے ایمان کو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کرنا چاہیئے۔ جب انسان بھی ناقص چیز کو پسند نہیں کرتا۔ تو اللہ تعالیٰ کس طرح ہمارے ناقص ایمان کو قبول فرما سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو ایک خوبصورت ہستی ہے۔ اس لئے وُہ خوبصورت چیز کو ہی پسند کرتا ہے۔

محض چندہ دیدینا کافی نہیں

فرمایا ابھی حال ہی میں ہماری جماعت ایک بڑے ابتلا میں سے گذری ہے۔ لیکن جو پاکیزہ تغیر اس ابتلاء کے بعد ہماری جماعت میں پیدا ہونا چاہیئے تھا۔ وُہ مجھے اب بھی نظر نہیں آتا۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اسباب پر خوش ہو جاتے ہیں۔ کہ ہم نے چندہ دے دیا۔ حالانکہ گو چندہ دینا بھی اچھی چیز ہے لیکن نرا چندہ دے دینے سے ایمان کی عمارت کس طرح تیار ہو سکتی ہے۔ جب ہم دنیا میں ایک مکان بناتے ہیں۔ اس کا پرنالہ بھی بناتے ہیں۔ اس کے روشندان بھی بناتے ہیں۔ یہ چیزیں بھی ایک مکان کیلئے ضروری ہوتی ہیں۔ لیکن جس طرح صرف ان چیزوں سے مکان نہیں بن جاتا۔ بلکہ ان چیزوں سے مکان کا ایک حصہ بھی تیار نہیں ہوتا۔ اسی طرح بیشک چندہ بھی اپنی جگہ بہت ضروری چیز ہے۔ اس سے ہم مرکز کے اور بیرونی ممالک کے مبلغین کے اخراجات پورا کرتے ہیں۔ اور لٹریچر شائع کرتے ہیں۔ لیکن دیکھنے والی چیز یہ ہوتی ہے۔ کہ آیا صرف چندہ دے دینے سے ایمان کی عمارت مکمل ہو جاتی ہے۔ اصل چیز جو انسان خُدا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ وُہ تو نفس کی صفائی ہے اگر تم چندہ دیتے ہو۔ لیکن اپنے نفس میں صفائی پیدا نہیں کرتے۔ تو یہ چندہ تمہارے کس کام آسکتا ہے؟ ایمان کی عمارت تیار کرنے کے لئے جو چیز بُنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ وُہ یہ ہے۔ کہ انسان کو تعلق باللہ حاصل ہو۔ وُہ نماز روزہ حج زکوٰۃ اور دیگر اسلامی احکام کا پابند ہو۔ اس میں دیانت اور محنت کی عادت پائی جاتی ہو۔ اور اخلاق فاضلہ کا وُہ پابند ہو۔ یہ چیزیں ہیں۔ جو اسلام کی بنیاد ہیں۔ اسلام کے تو معنے ہی یہ ہیں۔ کہ انسان اللہ تعالےٰ کے حضور یہ اقرار کرتا ہے۔ کہ میں تیرے سب حکموں کی اطاعت کرونگا اب اس اقرار کے بعد جن احکام کی اطاعت کرنا انسان کے اختیار میں ہے۔ اگر ان میں سے ایک حکم کو بھی وُہ پورا نہیں کرتا۔ تو اس کا مطلب یہی ہے۔ کہ وُہ اپنے عمل سے اس اقرار کی وعدہ خلافی کرتا ہے۔ اگر دس ہزار نمازوں میں سے ایک نماز بھی وُہ چھوڑتا ہے تو اس کی کوئی بھی نماز نہ ہوگی۔ اگر تیس روزوں میں سے وُہ ۲۹ روزے رکھ لیتا ہے۔ لیکن ایک روزہ بغیر کسی شرعی عذر کے وُہ نہیں رکھتا۔ تو اس کے تیس کے تیس روزے باطل ہو جائینگے۔

وُہ دن کب آئیگا جب تم اپنے اندر تبدیلی پیدا کروگے

میں بار بار جماعت کو تحریک کرتا رہتا ہوں۔ کہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو۔ میں نہیں جانتا۔ کہ آخر وہ دن کب آئیگا۔ جب تم اپنے اندر تبدیلی پیدا کرلوگے لیکن یہ بات یاد رکھو۔ کہ اگر تم اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتے تو ہر دن جو گذرتا ہے۔ وُہ تدریجی طور پر اس تبدیلی کو تمہارے لئے ناممکن بناتا چلا جائے گا۔ حتیٰ کہ ایک دن ایسا آجائیگا جبکہ تمہارا دل سیاہ ہو جائے گا۔ اور نیکی کی قوت تم سے چھین لی جائے گی۔ تب تم اگر چاہو گے بھی تو نیکی کی توفیق نہیں مل سکے گی۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ ہر بدی جو انسان کرتا ہے۔ اس کی دل پر ایک سیاہ نقطہ لگا دیتی ہے۔ اور ہر نیکی جو انسان کرتا ہے۔ اس کے دل پر ایک سفید نقطہ لگا دیتی ہے۔ اگر انسان بدی میں بڑھتا چلا جاتا ہے تو ایک دن ایسا آجاتا ہے جبکہ اس کا دل پوری طرح سیاہ ہو جاتا ہے اور اس پر شیطان پوری طرح قبضہ کر لیتا ہے۔ لیکن اگر وُہ نیکی میں بڑھتا چلا جاتا ہے۔ تو اس کے دل کے سفید نقطے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ ایک دن ایسا آجاتا ہے کہ شیطان اس سے مایوس ہو جاتا ہے۔ اور وُہ ایسے مقام پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ جہاں پر اس تداد اور کفر اس کیلئے ناممکن ہو جاتی ہے۔

میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت کا جو مالدار طبقہ ہے باوجود اتنے ابتلاء کے پھر بھی اس کے دل سے مال کی محبت نہیں گئی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مالداروں میں سے کوئی بھی قادیان کی حفاظت کے لئے نہیں گیا۔ شاید وُہ سمجھتے ہیں۔ کہ قادیان کی حفاظت کے لئے جانا ایک ادنیٰ کام ہے اسلئے یہ کام دوسروں کو کرنا چاہیئے۔ حالانکہ ایسے لوگوں کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ اگر آج وُہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر تھوڑی سی جسمانی تکلیف برداشت نہیں کر سکتے۔ تو کل کو جب وُہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونگے۔ تو اس وقت وُہ کس طرح اللہ تعالیٰ کی کروڑوں کروڑ بلکہ اربوں ارب سال کی دوزخ برداشت کریں گے۔

یا تم غالب آؤ گے یا مٹا دئے جاؤ گے

یاد رکھو۔ وُہ دن اب قریب بلکہ قریب سے قریب تر آرہا ہے۔ جبکہ یا تو تم دُنیا پہ غالب آجاؤ گے اور یا پھر تم دُنیا سے مٹا دئے جاؤ گے اب دو ہی صورتیں باقی ہیں۔ یا تو تم وُہ دل پیدا کرو۔ جو دنیا کی ساری شیطانی طاقتوں کو بھسم کرکے رکھ دے اور اگر تم نے ایسا دل پیدا نہ کیا۔ تو پھر دوسری صورت یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ تم کو بھسم کر دے گا۔ اور تمہاری موت صرف تمہاری موت ہی نہ ہوگی۔ بلکہ دُنیا کی موت بھی ہوگی۔ کیونکہ تمہاری موت کا مطلب یہی ہے کہ دُنیا میں شیطانی نظام کو زندہ رہنے اور پھیلنے کا موقع دیدیا جائے۔ اور اگر شیطانی نظام زندہ رہے تو اس میں کیا شک ہے۔ کہ وُہ دنیا کے لئے موت کا پیغام ہے پس تمہاری زندگی میں تو تمہاری بھی زندگی ہے اور دُنیا کی بھی زندگی ہے۔ لیکن تمہاری موت میں نہ صرف تمہاری بلکہ دُنیا کی بھی موت ہے۔

پس اپنی زندگی کو سنوارنے کی کوشش کرو۔ اور اسے زیادہ سے زیادہ اسلامی رنگ میں رنگین کرنیکی کوشش کرو۔ قادیان سے محرومی کے بعد سب سے پہلا قدم جو ہم اپنی اصلاح کے لئے اور اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے اُٹھا سکتے ہیں۔ میرے نزدیک وُہ قدم یہ ہے کہ ہم اپنی نمازوں کی اصلاح کریں اور نمازوں میں جو سستی اور کوتاہی پائی جاتی ہے اس کا ازالہ کریں۔ میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں بلاوجہ نمازیں جمع کرنے کی ایک عادت سی پڑ گئی ہے۔ اور پھر ایک طبقہ جماعت میں ایسا بھی ہے۔ جو نماز پڑھتا ہی نہیں۔ اس امر پر مطمئن ہو جانا کوئی خوشی کی بات نہیں کہ ہماری جماعت دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ نماز کی پابند ہے۔ کیا تم کبھی اسبات پر خوش ہو سکتے ہو۔ کہ فلاں شخص نے منٹ بھر کے پانچ لقمے کھائے۔ اور میں نے چلد لقمے کھائے؟ نماز کا چھوڑنا بہرحال ایک بہت بڑا گناہ ہے۔ جو شخص ساری نمازیں چھوڑتا ہے وُہ بھی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ اور جو شخص ہزار میں سے ایک نماز چھوڑتا ہے۔ یقیناً وُہ بھی گناہ کرتا ہے۔

نمازوں کو ان کے وقت پر ادا کرو

بحیثیت تمہارا امام ہونے کے میرا فرض ہے کہ میں دوسروں کی نسبت تمہیں زیادہ انذار کروں۔ تمہاری حالت یقیناً اچھی نہیں ہے۔ اور اگر تم نے اصلاح نہ کی۔ تو تمہارا انجام مجھے اچھا نظر نہیں آتا۔ پس اگر تم اپنا انجام بہتر بنانا چاہتے ہو۔ تو تمہارا فرض ہے۔ کہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو۔ اور نمازوں کو اپنے وقت پر ادا کیا کرو۔ سفر میں نمازیں جمع کرنا جائز ہے لیکن میں دیکھتا ہوں۔ کہ اس رُخصت سے اتنا فائدہ اُٹھایا جاتا ہے کہ اصل چیز کے ہی ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔ اسلئے اب میں نے یہ طریق اختیار کیا ہے۔ کہ نمازیں یونہی جمع کرنے کی رَو کو جماعت میں سے روکنے کے لئے اس رُخصت سے فائدہ اٹھانا چھوڑ دیا ہے۔ کیونکہ گو اللہ تعالیٰ نے سفر میں نمازیں جمع کرنے کی اجازت دی ہے لیکن اگر اس اجازت سے اتنا فائدہ اُٹھایا جائے۔ کہ دین ہی برباد ہونے لگے۔ تو پھر بہتر یہی ہے۔ کہ رُخصت سے فائدہ نہ اُٹھایا جائے۔ پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اپنی اصلاح کرو۔ اور اپنی اصلاح کے سلسلے میں پہلا قدم یہ اُٹھاؤ۔ کہ نمازوں کو وقت پر ادا کرنے کی کوشش کرو۔ اور جس جگہ نماز جمع کرنے کی اجازت بھی ہو۔ وہاں بھی حتی الامکان نمازیں جمع نہ کرو۔ تاکہ سختی کے ساتھ وقت پر نماز ادا کرنے کی جماعت میں رَو پیدا ہو جائے۔ اور کمزور لوگوں کے ایمان محفوظ ہو جائیں۔

بعض سوالات اور ان کے جواب

سوال:۔ کیا یہ درست ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور حضور کے رویا میں قادیان سے نکلنے کی جو خبر دی گئی تھی۔ اگر قبل از وقوع اس خبر کے صحیح مفہوم کی طرف ذہن منتقل ہو جاتا تو جماعت اس وقت اپنی اصلاح کر لیتی۔ اور موجودہ حالات پیدا ہی نہ ہوتے

جواب:۔ جماعت نے تو اب بھی جبکہ سارے واقعات ہو چکے ہیں۔ اپنی پوری طرح اصلاح نہیں کی اس سے یہ امید کس طرح کی جا سکتی تھی۔ کہ اگر پہلے ان واقعات کا صحیح علم دیدیا جاتا۔ تو وُہ ضرور اصلاح کر لیتی۔ جو شخص بخار چڑھنے کے بعد بھی بد پرہیزی نہیں چھوڑتا وُہ بخار سے قبل کس طرح احتیاط کر سکتا ہے۔

ہاں اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خبر ضرور دیدی تھی۔ اور وُہ شائع بھی ہو گئی تھی۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے کلام میں کسی حد تک ابہام ضرور ہوتا ہے۔ اور چونکہ فطرتاً انسان اپنے لئے بڑی خبر کو پسند نہیں کرتا اسلئے ہمارے ذہن بھی ادھر منتقل نہیں ہوتے تھے۔ اور ہم ان خبروں کے یہی معنے کر لیا کرتے تھے کہ کوئی اور مصیبت نازل ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے وقت بھی اس طرح ہُوا تھا۔ آپ کی وفات سے کافی عرصہ قبل اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؑ کی وفات کی صاف صاف خبریں آنی شروع

(باقی بر صفحہ ۵ کالم تین)

صحت عامہ اور حکومت

از مکرم ملک مولا بخش صاحب پنشنر

پاکستان میں دودھ اور گھی کی قلت سختی سے محسوس ہو رہی ہے۔ قیمتیں اس قدر بڑھ گئی ہیں۔ کہ بجز امراء کے یہ چیزیں خریدنا دوسروں کی طاقت سے باہر ہوا جا رہا ہے۔ غربا بیچارے تو بالکل اس خوراک سے محروم ہیں۔ اوسط درجہ کے لوگ بھی بمشکل ناکافی تعداد میں ان ضروری چیزوں کو حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اس کے لئے بھی ان کو بڑی قربانی کرنی پڑتی ہے۔ جنگ سے پہلے جو گھی روپے سوا روپے سیر اور دودھ جو روپیہ کا آٹھ دس سیر بھی مل جاتا تھا۔ اب بھی علی الترتیب چار پانچ روپے سیر اور دو روپیہ کا دو ڈیڑھ سیر میسر آ سکتا ہے۔ اور وہ بھی خالص نہیں۔ چیز جس حد تک مہنگی ہوتی ہے۔ اس میں کھوٹ ملانا بددیانت فروخت کنندہ کے لئے اسی قدر مفید ہوتا جاتا ہے۔ مثلاً پہلے دودھ میں ایک سیر پانی ملانے سے اس گناہ کی قیمت دو آنے تھی۔ تو اب اسی فعل کی قیمت آٹھ آنے ہے۔ اس سے بددیانتی کی مزید تحریک ہوتی ہے۔ یہ سچ ہے۔ کہ اس وقت -/۸/- کی قیمت دو آنے سے زیادہ نہیں۔ مگر بددیانتی کا جذبہ جیسا کہ آٹھ آنے کی آمد کی امید پر محرک ہوتا ہے دو آنے کی متوقعہ آمد پر نہیں ہوتا۔

یہ ایسی چیزیں ہیں۔ کہ جن کا اثر صحت عامہ پر بہت حد تک پڑتا ہے۔ اور صحت عامہ کا قیام گورنمنٹ کی اہم ذمہ داریوں میں سے ہے۔ اگر خدانخواستہ پبلک کی ناقص پرورش کے ذریعہ انکی قوت مدافعت کمزور ہوتی گئی۔ تو اس کے نتیجہ میں دباؤں اور بیماریوں کا دور دورہ شروع ہو جائیگا۔ اور گورنمنٹ کو سب کام چھوڑ کر ہسپتالوں۔ ٹیکوں اور کورنٹینوں پر بے دریغ روپیہ خرچ کرنا پڑیگا۔ کیوں نہ گورنمنٹ اس مصیبت کو اس وقت بھانپ کر اس کے روکنے کیلئے انسدادی تدابیر اختیار کرے۔ جس میں لوگوں کا بھی بھلا ہو۔ اور گورنمنٹ کو بھی نفوس اور اموال کے ناحق ضیاع سے دوچار نہ ہونا پڑے۔

مجھے اخبارات کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ اس فرض سے بکلی غافل نہیں۔ اور وہ دودھ دینے والے جانوروں کی حفاظت کا اس طرح انتظام کر رہی ہے۔ کہ ایک خاص عمر تک پہنچنے سے پہلے دودھ دینے والے اور کشاورزی کے کام آنے والے جانور ذبح نہ کئے جائیں۔ بے شک دودھ دینے والے جانوروں کی حفاظت ضروری ہے۔ مگر اس کا تعین محض اس بات سے کہ ایک جانور کچھ دودھ دیتا ہے۔ یا ایک معین عمر تک کا ہے نہیں ہوسکتا۔ بلکہ اس کا تعین کرتے اور مناسب جانوروں کے مہیا کرنے اور پرورش اور حفاظت کرنے کا سوال مندرجہ ذیل واقعہ کی روشنی میں کرنا ضروری ہے۔ غالباً اس وقت کی بات ہے۔ کہ جب لارڈ اردن جن کا موجودہ نام لارڈ ہیلیفکس ہے ہندوستان کے گورنر جنرل ہوکر آئے تھے۔ ان کے متعلق کہا جاتا تھا۔ کہ وہ ایک زمیندار خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہمارے ہوشیار ہندو دوستوں نے جو ہر پیش آمدہ موقعہ سے اپنے ڈھنگ پر فائدہ اٹھانے یا کم از کم اس کے لئے کوشش کرنے میں ید طولیٰ رکھتے ہیں بذریعہ ایک ڈیپوٹیشن ان کی خدمت میں حاضر ہوکر ایک میموریل پیش کیا۔ اس میں پہلے تو انکے زمیندار ہونے اور زمیندارہ معاملات سے دلچسپی اور ہمدردی رکھنے پر اظہار تشکر و امتنان کیا اور پھر یہ کہتے ہوئے کہ ہندوستان ایک زراعتی ملک ہے اور زراعت کی ترقی کیلئے گایوں اور بیلوں کی ضرورت نہایت اہم ہے یہ تجویز پیش کردی کہ گائے کا ذبح کرنا حکماً بند کردیا جاوے۔

اگر تو ان لوگوں نے یہ کہا ہوتا۔ کہ گائے ہماری مقدس معبود چیز ہے۔ عیسائی اور مسلمان جو اس کو کھانے کے لئے جان سے مارتے ہیں اس سے ہم کو دکھ پہنچتا ہے۔ اور ہمارے مذہبی جذبات کو ٹھیس لگتی ہے۔ تو لارڈ موصوف کا جواب ہمدردانہ ہوتا۔ اور وہ دوسروں کے حقوق کا حوالہ دیتے ہوئے ایسا حکم دینے سے اپنی معذوری کا اظہار کرتے۔ مگر چونکہ ان لوگوں نے نہایت چالاکی سے اپنے مذہبی جذبات کو اقتصادیات کے پردہ میں چھپا کر اسے صرف ہندوؤں کا سوال نہ رہنے دیا تھا۔ بلکہ سب ملک کے مفاد کا سوال بنا دیا تھا۔ اس لئے لارڈ موصوف نے اس علمی مسئلہ کا علمی رنگ میں نہایت صحیح اور نہایت دلبرانہ جواب دیا۔ جو اس لئے درج ذیل کیا جاتا ہے کہ وہ آج بھی ویسا ہی صحیح اور قابل عمل ہے۔ جبکہ ہندوستان کا ایک حصہ پاکستان بن چکا ہے اور اس میں گائے کے لئے یا اس کی نسل کے لئے گو اقتصادی مقام تو ہے۔ مگر مذہبی تقدس کا کوئی مقام نہیں۔ جہاں تک میرا حافظہ کام کر سکتا ہے۔ لارڈ صاحب موصوف نے فرمایا۔ کہ میں اسبات کو تسلیم کرتا ہوں۔ کہ زراعتی اغراض اور ملک میں دودھ اور گھی کی ضروریات پورا کرنے کے لئے گائے بھینس کی اور بیل کی حفاظت کی ضرورت ہے۔ مگر کس گائے کی جو زیادہ سے زیادہ دودھ دے اور صرف ایسے بیلوں کی جو زیادہ سے زیادہ زراعتی اغراض کے لئے استعمال ہو سکیں۔

ہمارے ملک میں اور یورپ اور امریکہ اور آسٹریلیا کے دوسرے ملکوں میں گائیں اور بھینس بیس سیر سے من بھر تک دودھ دیتی ہیں۔ اور کھانی قریباً اس قدر ہیں۔ جو آپ کی کم دودھ دینے والی گائیں یا تھوڑا کام دے سکنے والے بیل کھا جاتے ہیں۔ بلکہ اس سے بڑھ کر غیر دانشمندانہ فعل یہ بھی ہے۔ کہ تم لوگ گئوشالائیں اور پنجرہ پول قائم کرتے ہو۔ جن میں ایسی گایوں اور ایسے بیلوں کو چارہ کھلاتے ہو جو نہ دودھ دیتے ہیں نہ کسی کام آتے ہیں۔ حالانکہ یہی چارہ مفید جانوروں کو دیکر ایسے ملک کی بہتری کا ذریعہ بنایا جا سکتا ہے۔

تمہاری اس پیش کردہ مشکل کا حل یہ نہیں۔ کہ ایسے جانوروں کو جو ملک کے ذرائع آمد پر مفت کا بوجھ ہیں۔ خواہ مخواہ محفوظ رکھا جاوے۔ بلکہ صحیح حل یہ ہے۔ کہ آپ صرف اعلیٰ درجہ کی زیادہ دودھ دینے والی گایوں اور بھینسوں اور زراعت کے لئے زیادہ کام کرنے والے بیلوں کی ہی نسل کی ملک میں افزائش پیدا کریں۔ اگر ہندوستان میں نہیں ملتیں۔ تو باہر سے منگوا دیں (اس میں حکومت سے بھی مدد لیں) اور تمام چارہ اور غلہ صرف ایسے جانوروں پر خرچ کریں۔ جو جانور دودھ نہیں دیتے یا ایسے مفید کام نہیں دے سکتے ان پر قیمتی چارہ اور غلہ ضائع نہ کرو۔ یہ کہاں کی عقلمندی ہے کہ ایک گائے مثلاً ایک روپیہ یا ڈیڑھ روپیہ روزانہ کھا کر بیس سیر دودھ دیتی ہے۔ (جو آجکل کے حساب سے دس روپیہ کا ہے) اور دوسری گائے خواہ ایک روپیہ یا بارہ آنے روزانہ کھاتی ہے۔ مگر دودھ ایک سیر یا آدھ سیر دیتی ہے۔ یا بالکل نہیں دیتی۔ ایسے جانوروں کو اچھے جانوروں کی خوراک دینا ایک ایسی غلطی ہے۔ جس کا بد اثر قومی اقتصادیات پر پڑتا ہے

ایسے جانوروں کو ختم کر دینا چاہیئے۔ تاکہ اسی چارے سے اچھی نسل کے نفع بخش جانور پرورش پا سکیں۔ اس طرح چونکہ جانوروں کو مٹانا ہی تقاضائے عقل ہے۔ تو پھر اس کے لئے مفید ترین طریق یہی ہے کہ ان کو مناسب طریقوں سے ذبح کیا جاوے اور ان کا گوشت کھانے کے کام میں آوے اور ان کی کھالوں اور ہڈیوں وغیرہ سے بھی فائدہ اٹھایا جا سکے۔ یہ معقول جواب سنکر ہندو وفد اپنی تمام ذہانت اور چالاکی کے باوجود لاجواب ہوکر اپنا سا منہ لے کر واپس آگیا۔

آج بھی یہی سوال درپیش ہے۔ کہ گورنمنٹ باہر سے منگوا کر اچھی نسل کے زیادہ دودھ دینے والے اور مفید جانوروں کی نسل پھیلا دے۔ اور ناکارہ جانوروں کو کم کرتی جاوے۔ اس ضمن میں یہ بھی قابل ذکر ہے۔ کہ انسانی خوراک میں انڈوں کا بھی بڑا حصہ ہے۔ انڈے جو ایک پیسہ اور دو پیسہ میں بکتے تھے۔ اب دو دو آنہ میں ملتے ہیں۔ ذرا سی توجہ سے یہ نقص ایک سال میں رفع کیا جا سکتا ہے۔ اور زیادہ انڈے دینے والی مرغیوں کی نسل ملک میں عام کی جا سکتی ہے۔ خواہ اس پر گورنمنٹ کو ابتدا میں کچھ خرچ بھی کرنا پڑے۔

مجلس علم وعرفان بقیہ صفحہ چار

ہو گئی تھیں۔ لیکن چونکہ جماعت کو آپ سے حد درجہ محبت تھی۔ اس لئے طبعاً اس کا ذہن اس طرف جاتا ہی نہ تھا۔ کہ آپ کی جلد وفات ہونے والی ہے۔

قادیان واپس کب ملے گا؟

سوال:۔ کیا یقینی طور پر کچھ کہا جا سکتا ہے کہ قادیان کب واپس ہمیں مل جائے گا؟

جواب:۔ مستقبل کے متعلق واضح طور پر کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا۔ ہاں بعض پیشگوئیوں سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ جیسے مثلاً مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ اطلاع دی گئی ہے۔ کہ میری زندگی کا کوئی اہم واقعہ ۱۹۵۹ء تک ہونے والا ہے۔ اس سے ذہن ادھر جاتا ہے۔ کہ شاید ۱۹۵۹ء تک یا اس کے چند ماہ بعد تک اللہ تعالیٰ ہمیں قادیان لے جائے۔ لیکن بہرحال یقینی صورت میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ ہاں یہ ہم یقیناً جانتے ہیں۔ کہ قادیان ہمیں ملیگا ضرور (انشاء اللہ)

ہمارا اصل مقصد قادیان واپس لینا نہیں ہے

خدا تو قادیان ضرور ہمیں دیگا۔ لیکن ہمارا اصل مقصد قادیان کی واپسی نہیں ہے۔ ہمارا اصل کام لوگوں کے دلوں کو فتح کرنا ہے۔ اگر یہ کام ہم نے نہ کیا۔ تو ان ظاہری چیزوں میں رکھا ہی کیا ہے۔ خدا کے وعدے بھی انہی لوگوں کے لئے پورے ہوا کرتے ہیں۔ جن کے دل مومن ہوں۔ اگر تم اپنی اصلاح کر لو۔ تو خدا آپ قادیان واپس لے دیگا۔ اگر تم نے اپنی اصلاح نہ کی۔ تو خدا جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر تمہاری اصلاح کریگا۔ خدا کی تقدیریں غیر معین ہوتی ہیں۔ ہمیں نہیں معلوم اس نے ہمارے لئے کونسا راستہ مقدر کر رکھا ہے۔ مقدم چیز یہی ہے کہ انسان اپنی فکر کرے۔ اگر اپنی اصلاح کرے تو دنیا کی اصلاح آپ ہی آپ ہو جائے گی۔ انسان کی نظر محدود ہوتی ہے۔ اس کی نظر کبھی قادیان کی طرف اٹھتی ہے کبھی مکہ کی طرف اٹھتی ہے۔ کبھی مدینہ کی طرف اٹھتی ہے لیکن اگر نہیں اٹھتی تو اپنے دل کی صفائی کی طرف نہیں اٹھتی حالانکہ اصل چیز یہی ہے۔ کہ خود انسان کا دل کعبہ بن جائے۔ اگر دل کے اندر بدستور دنیا کی ملونی جاتی رہے تو ایک چھوڑ اگر دس ہزار قادیان بھی مل جائے تو وہ تمہیں فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ صحابہ نے اسی نکتہ کو سمجھ لیا تھا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ انہوں نے مکہ فتح بھی کر لیا لیکن وہ مکہ میں ہی نہیں بیٹھے رہے بلکہ دنیا میں پھیلتے چلے گئے۔ اور اپنی جدوجہد کو جاری رکھا وہ سمجھتے تھے۔ کہ ہمارا مقصد صرف مکے کا فتح کرنا نہ تھا۔ بلکہ دنیا کے قلوب میں صفائی پیدا کرنا ہے۔ ظاہری چیزوں کی طرف جانا بیوقوفی ہوتی ہے۔ اپنے اصل مقصد کو اپنے سامنے رکھو۔ اپنے قلوب میں صفائی پیدا کرو اور دنیا کے قلوب کو پاکیزہ بنانے کی کوشش کرو پھر دیکھو کہ خدا کس طرح قادیان لے کر دیتا ہے۔

اعلان معافی

عنایت اللہ صاحب واقف زندگی ولد محمد بخش صاحب سابق سٹور کیپر حصار کو بلا اجازت سندھ سے کام چھوڑ کر آنیکی بنا پر اخراج از جماعت کی سزا دی گئی تھی۔ اب انکی طرف سے درخواست معافی پر حضور نے ازراہ کرم وشفقت انہیں معاف فرما دیا ہے (ناظر امور عامہ)

فہرست منظور شدہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران کی ۳۰ اپریل ۵۱ء تک کے لئے منظوری دی جاتی ہے۔ اس دوران میں تبدیلی سے اطلاع دیں جن جماعتوں نے نیا انتخاب نہیں کیا وہ انتخاب کر کے نظارت کو فوراً بھیجیں:۔ (ناظر اعلیٰ)

سیریل نمبر	جماعت	عہدہ	عہدیدار	کیفیت
۴۱	جمشید پور	سیکرٹری تعلیم و تربیت	مولوی عبد الحی صاحب	
		محاسب	سید احتشام الدین صاحب	
۴۲	چک نمبر 110/6 (منٹگمری)	جنرل سیکرٹری	ماسٹر علی محمد صاحب	
۴۳	جہلم	سیکرٹری تبلیغ	منشی عبد الغنی صاحب مہاجر	
۴۴	مظفرگڑھ	پریذیڈنٹ	ڈاکٹر محمد عبد اللہ خان صاحب	
		جنرل سیکرٹری	چوہدری نور محمد صاحب	
		سیکرٹری مال	بابو عبد الحق صاحب	
		سیکرٹری تبلیغ	میر غلام احمد صاحب	
۴۵	چک نمبر 116 جنوبی (سرگودھا)	پریذیڈنٹ	سید منور شاہ صاحب	
		سیکرٹری تبلیغ	سید فضل شاہ صاحب	
		,, تعلیم و تربیت	مولوی احمد الدین صاحب	
۴۶	چک 99 شمالی (سرگودھا)	سیکرٹری مال	چوہدری غلام احمد صاحب نمبردار	
		,, تبلیغ	چوہدری عبد الغنی صاحب	
		,, تعلیم و تربیت	چوہدری غلام رسول صاحب	
		آڈیٹر	,,	
۴۷	چک 58 ج ب (لائلپور)	پریذیڈنٹ	میاں محمد صاحب نمبردار	
		سیکرٹری مال	محمد یوسف صاحب آڑھتی	
۴۸	خانیوال	پریذیڈنٹ	حکیم انوار حسین صاحب	
		سیکرٹری	احمد دین صاحب	
۴۹	منڈی مریدکے (شیخوپورہ)	پریذیڈنٹ	شیخ محمد بشیر صاحب آزاد	
		سیکرٹری مال	مرزا عبد السمیع صاحب	
		محاسب	,,	
		سیکرٹری تبلیغ	شیخ محمد عنایت اللہ صاحب	
۵۰	چک 565 گ ب (لائلپور)	پریذیڈنٹ	چوہدری احمد دین صاحب	
		سیکرٹری ضیافت	,,	
		سیکرٹری مال	چوہدری برکت علی صاحب	
		محاسب	,,	
		سیکرٹری تعلیم و تربیت	چوہدری عبد العزیز صاحب	
		,, امور عامہ	عنایت اللہ صاحب	
		,, وصایا	پیر [illegible] صاحب	
		امین	چوہدری محمد اسمعیل صاحب	
		سیکرٹری تبلیغ	چوہدری عدالت علی صاحب	
۵۱	سلانوالی (سرگودھا)	پریذیڈنٹ	چوہدری غلام احمد صاحب	
		سیکرٹری مال	بابو کرامت اللہ صاحب	
		,, تبلیغ	مولوی فضل دین صاحب مہاجر	
		,, تعلیم و تربیت	میاں نور حسین صاحب	
		,, امور عامہ	مرزا عبد العزیز بیگ صاحب قادیانی	
۵۲	ٹانگا (مشرقی افریقہ)	پریذیڈنٹ	چوہدری محمد دین صاحب	
		جنرل سیکرٹری	چوہدری مختار احمد صاحب ایاز	
		سیکرٹری مال	,,	

سیریل نمبر	جماعت	عہدہ	عہدیدار	کیفیت
		سیکرٹری تبلیغ	مرزا یعقوب بیگ صاحب	
		,, امور عامہ	چوہدری بشیر احمد صاحب	
۵۳	دار السلام (مشرقی افریقہ)	پریذیڈنٹ	بابو عبد الکریم صاحب بٹ	
		سیکرٹری تبلیغ	میاں نذیر احمد صاحب ڈار	
		,, امور عامہ	سید محمد سرور شاہ صاحب	
		,, مال	بابو عبد الکریم صاحب بٹ	
۵۴	ٹبورا (مشرقی افریقہ)	پریذیڈنٹ	معلم یوسف دنیا صاحب	
		سیکرٹری مال	قاری محمد یسین صاحب	
		,, تبلیغ	معلم مسعودی صاحب	
۵۵	ممباسہ (مشرقی افریقہ)	پریذیڈنٹ	شیخ صالح محمد صاحب	
		سیکرٹری	مرزا عبد الغنی صاحب	
		,, مال	میاں اللہ دتا لگانی صاحب	
۵۶	نیروبی (مشرقی افریقہ)	پریذیڈنٹ	چوہدری محمد عارف صاحب بھٹی	
		,, وائس	بابا فقیر محمد صاحب	
		سیکرٹری تبلیغ	چوہدری محمد شریف صاحب	
		,, مال	سید اقبال شاہ صاحب	
		,, وصایا	ڈاکٹر سید ولایت شاہ صاحب	
		,, امور عامہ	بابو محمد امین صاحب	
		آڈیٹر	میاں عبد العزیز صاحب	
		سیکرٹری تعلیم و تربیت	سیٹھ عثمان یعقوب صاحب	
۵۷	ڈگری گھمناں (سیالکوٹ)	پریذیڈنٹ	بشیر احمد خان صاحب مہاجر	
		سیکرٹری مال	عبد السلام صاحب ,,	
		,, امور عامہ	چوہدری عبد المجید خان صاحب	
		,, تبلیغ	مہر دین صاحب درزی	
		,, تعلیم و تربیت	میاں محمد شفیع صاحب	
		امین	مستری جیون بخش صاحب	
۵۸	ہڈیارہ (لاہور)	پریذیڈنٹ	چوہدری جمال الدین صاحب	
		سیکرٹری مال	,, طالب علی صاحب بھٹی	
۵۹	مانگا (سیالکوٹ)	پریذیڈنٹ	چوہدری مبارک علی صاحب	
		سیکرٹری مال	,, میاں خان صاحب	
		,, تبلیغ	,,	
		امین	میاں محمد بخش صاحب	
۶۰	پتوکی منڈی (لاہور)	پریذیڈنٹ	مرزا محمد شریف بیگ صاحب	
		سیکرٹری امور عامہ	ماسٹر محمد شفیع صاحب	
		,, تبلیغ	ماسٹر ذکاء اللہ صاحب	
		,, مال	مستری محمد رمضان صاحب	
۶۱	گوجرخان	پریذیڈنٹ	چوہدری محمد فضل صاحب	
		سیکرٹری تبلیغ	,, ظہیر احمد صاحب	
		,, مال	شیخ عبد الرحمن صاحب	
		امین	چوہدری محمد فضل صاحب	

سیریل نمبر	جماعت	عہدہ	عہدیداران	کیفیت
۶۲	کیمبلپور	آڈیٹر	ملک محمد جعفر صاحب	
۶۳	میاں چنوں (ملتان)	پریذیڈنٹ	چوہدری محمد عبد اللہ خان صاحب	
		سیکرٹری تبلیغ	مستری نذیر احمد صاحب	
		,, مال	بابو محمد مسعود احمد خان	
۶۴	شیخ پور گجرات	پریذیڈنٹ	چوہدری غلام قادر صاحب	
۶۵	تونسہ (ڈیرہ غازیخاں)	پریذیڈنٹ	چوہدری عطاء محمد صاحب	
		سیکرٹری مال	محمد حسین خان صاحب	
۶۶	گوکھووال چک 121 (لائلپور)	پریذیڈنٹ	چوہدری غلام نبی صاحب نمبردار	
		جنرل سیکرٹری	,, محمد یعقوب صاحب	
		سیکرٹری تبلیغ	حکیم عطا محمد صاحب	
		,, تعلیم و تربیت	صوبیدار محمد حسین صاحب	
		,, وصایا	چوہدری مختار احمد صاحب	
		,, مال	,, محمد اسمٰعیل صاحب	
		,, امور عامہ	,, عبد الستار صاحب	
		امین	,, محمد یعقوب صاحب	
۶۷	ادیانہ کلاں (منٹگمری)	پریذیڈنٹ	چوہدری حشمت علی صاحب	
		سیکرٹری تبلیغ	ماسٹر احمد دین صاحب	
		,, تعلیم و تربیت	,,	
		,, مال	چوہدری عبد الرحمن صاحب	
		,, امور عامہ	,,	
۶۸	نصرت آباد اسٹیٹ (سندھ)	سیکرٹری تبلیغ	چوہدری نصیر احمد صاحب	
		,, تعلیم	ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب	
		,, مال	چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب	
۶۹	چک 65 ج ب (لائلپور)	پریذیڈنٹ	چوہدری عبد المجید خان صاحب	
		سیکرٹری تعلیم و تربیت	,, محمد عبد اللہ خان صاحب	
		,, مال	,, محمد علی خان صاحب	
		,, امور عامہ	,, عبد الحمید خان صاحب	
۷۰	چونڈہ (سیالکوٹ)	پریذیڈنٹ	چوہدری دین محمد صاحب	
		سیکرٹری تبلیغ	میاں غلام احمد صاحب	
		,, تعلیم و تربیت	مولوی محمد دین صاحب	
		,, مال	مولوی خدا بخش صاحب	
		,, امور عامہ	چوہدری قائم دین صاحب	
		,, ضیافت	میاں محمد الدین صاحب	
۷۱	ظفروال	پریذیڈنٹ	چوہدری ولی داد خان صاحب	
		سیکرٹری تبلیغ	محمد عبد اللہ صاحب باجوہ	
		,, تعلیم و تربیت	بھائی محمد منیر صاحب	
		,, مال	بابو عزیز دین صاحب	
		,, امور عامہ	چوہدری عبد الباری صاحب	

درخواست دعا

میرا لڑکا غلام قادر پھیپھڑے کی بیماری سے بیمار ہے علاج شروع ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ لڑکے کو کامل صحت عطا فرمائے

(نور الدین سیکرٹری مال ضلع گوجرانوالہ)

پتہ مطلوب ہے

امین الدین صاحب آف لکھنؤ جہاں کہیں بھی ہوں اپنی خیریت سے مندرجہ ذیل پتہ پر آگاہ فرمائیں

(نذیر احمد سہگل محلہ اسلام پورہ سیالکوٹ شہر)

ولادت

چوہدری نواب دین صاحب درویش قادیان کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ نومولود کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو صحت والی عمر اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور خادم دین بننے کی توفیق بخشے۔ نیز والدین اور خاندان کے لئے بابرکت ثابت کرے۔

(فضل احمد پسر چوہدری عبد الکریم صاحب محلہ دار البرکات قادیان حال لاہور)

خیریت مطلوب ہے

میرے والد بزرگوار عزیز دین صاحب پٹواری قادیان جہاں کہیں ہوں یا کسی دوست کو ان کا علم ہو خاکسار کو جلد اطلاع دیں۔

(محمد دین دوکاندار چک 112 غربی ڈاکخانہ چک 111 پھرالہ ضلع لائلپور)

فوجی دفاتر کے انتقال میں تاخیر کی وجہ

کراچی ۲۴ مارچ اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ کے نامہ نگار کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ معتبر ذرائع سے معلوم ہُوا ہے کہ فوجی دفاتر میں سے پاکستان کو ابھی اپنے حصے کا صرف ۷ فی صدی موصول ہوا ہے باقی ۹۳ فی صدی انڈین یونین کے ذمے واجب الادا ہے اس ہفتے جنرل سٹورز کا ایک سو ٹن مال ریل کے ذریعے یہاں پہنچا ہے۔ آرڈیننس سٹورز سے لائی ہوئی تین اور گاڑیاں بھی اس ماہ کے اخیر تک پاکستان پہنچنے والی ہیں۔ کچھ سامان سمندر کے راستے بھی بھیجا جائیگا۔ ٹرک اور لاریوں کا ایک بڑا کنوائے بھی وہاں سے چل پڑا ہے۔ یہ ٹرک فیروزپور کے قریب پاکستانی فوج کے حوالے کردئے جائیں گے۔ کہا جاتا ہے کہ فوجی دفاتر کے انتقال میں تاخیر رسل و رسائل کے ذرائع کی کمی کی وجہ سے ہو رہی ہے۔

مغربی پنجاب اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر وفات پا گئے

راولپنڈی ۲۴ مارچ۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ کے نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ مغربی پنجاب اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر مسٹر فضل الٰہی کل شام ٹیکسلا مشن ہسپتال میں وفات پا گئے۔ پچھلے ڈیڑھ ماہ سے آپ ٹائیفائیڈ بخار میں مبتلا تھے کل حالت بہت خراب ہو گئی۔ ڈاکٹروں کے مشورہ پر کل ہی آپ کو ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ ہسپتال میں داخل ہونے کے دو منٹ بعد آپ رحلت کر گئے۔

"جے ہند" کے الفاظ پر اعتراض

امرتسر ۲۴ مارچ ایک پبلک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے ماسٹر تارا سنگھ نے سلام کے طور پر "جے ہند" کے استعمال پر اعتراض کیا اور کہا اس سے فرقہ پرستی کی بو آتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا سکھوں کے لئے موزوں الفاظ "واہے گورو کا خالصہ واہے گورو کی فتح" ہیں۔

غیر ممالک میں انڈین یونین کے سفراء

نئی دہلی ۲۵ مارچ حکومت ہند نے اظہار امید کی ہے کہ عنقریب شرق یردن۔ ماریشش اور برازیل سے براہ راست سفارتی تعلقات قائم ہو جائیں گے یہ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ایم۔ آر مسانی کا نام بطور ہند کے سفیر کے برازیل کی حکومت کی منظوری کے لئے بھیجا جا چکا ہے۔

اس وقت ہندوستان کے ۲۴ ممالک سے براہ راست سفارتی تعلقات قائم ہو چکے ہیں۔ افغانستان اور ترکی میں سفیروں کے تقرر کا اعلان بھی کر دیا گیا ہے۔ ہندوستان نے جتنے نمائندے اب تک باہر بھیجے ہیں۔ ان میں ۷ سفیر۔ ایک غیر معمولی نمائندہ (سوئٹزرلینڈ میں) ایک ہندوستان کے لائزن مشن کا قائد (جاپان میں) تین ناظم امور۔ پانچ ہائی کمشنر دو کونسل جنرل اور ایک خاص نمائندہ (ملایا میں) شامل ہیں۔

امریکہ کی جنگی تیاریاں

لنڈن ۲۵ مارچ اگر کانگرس نے پریذیڈنٹ ٹرومین کی جبری بھرتی کی تجویز کو منظور کر لیا تو بحر آرکٹک کے کنارے شمال مغربی کناڈا کے علاقے جبری طور پر بھرتی ہونے والی فوج کی تربیت گاہ بن جائیں گے خلیج ہڈسن کے چٹیل علاقہ میں فضائی مستقر اور زمین کے وسیع علاقے امریکہ کی باقاعدہ فوجیں پہلے ہی سے خفیہ ہتھیاروں اور نئے سامان کے یخ بستہ حالات میں تجربات کر رہی ہیں۔

اگر جلدی بھرتی کی تجویز منظور ہو گئی تو عملاً تمام کناڈا حفاظتی علاقہ میں تبدیل ہو جائے گا۔ اور وہاں خاص طور پر اشتراکیوں کے دور رہنے کا ایک "نوٹس" لگ جائیگا۔ (سٹار)

اتحادی روس کے حکم سے برلن خالی نہیں کرینگے

لنڈن ۲۵ مارچ۔ اسٹار کا سیاسی نامہ نگار رقمطراز ہے کہ روس نے برطانیہ۔ امریکہ اور فرانس کو برلن سے نکالنے کی اعصابی جنگ شروع کر رکھی تھی وہ آہستہ آہستہ ناکام ہوتی جا رہی ہے۔

باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اگر روس کے واک آؤٹ کی وجہ سے چار طاقتوں کی کانفرنس ختم بھی ہو گئی تو بھی برطانیہ برلن کو چھوڑ دینے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ اگر روس کو اس معاملہ میں کامیابی حاصل ہو گئی تو ایک جرمن حکومت قائم ہو جائے گی جس پر حقیقت میں روسی کنٹرول ہو گا۔ اس کی وجہ سے تمام جرمن قوم پر اس کا اثر ضرور پڑے گا۔ کیونکہ برلن کو اب تک جرمنی کا دار الحکومت خیال کیا جا رہا ہے

ہندوستان میں ٹیلیفون کے سامان کی تین فیکٹریاں کھولنے کی تجویز

نئی دہلی ۲۵ مارچ مقامی ضروریات کو پورا کرنے کے خیال سے رسل و رسائل کی وزارت کلکتہ جبل پور اور بمبئی میں ٹیلیفون کے سامان کی تین فیکٹریاں قائم کرنے کے متعلق غور کر رہی ہے۔ (اسٹار)

عربوں کا یہود پر حملہ

بیت المقدس۔ ۲۴ مارچ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار کی اطلاع مظہر ہے کہ دو سو عرب گوریلوں نے ۶۰ یہودی موٹر لاریوں پر حملہ کرکے ۱۲ یہودیوں کو ہلاک اور ۳۰ کو زخمی کر دیا۔ قافلہ بابل کی طرف بڑھ رہا تھا۔ جبکہ عرب سرنگوں کے پھٹنے سے چار مسلح فوجی گاڑیاں تباہ ہو گئیں۔

وزیر مواصلات کی لاہور میں آمد

لاہور ۲۵ مارچ پاکستان کے وزیر مواصلات سردار عبد الرب نشتر آج لاہور وارد ہوئے اور آپ نے پاکستان ریلوے کے جنرل منیجر سے ملاقات کی وزیر اعظم سندھ۔ ایم اے کھوڑو بھی لاہور پہنچ چکے ہیں۔ تاکہ نشستوں کی از سر نو تقسیم کی کمیٹی میں شرکت کر سکیں۔

لاہور ۲۵ مارچ پنجاب یونیورسٹی کی اردو کانفرنس کل سے شروع ہو جائے گی۔ ڈاکٹر عبد الحق اس کی صدارت فرمائیں گے۔

نئی دہلی کا گورنمنٹ ہاؤس دفاتر میں تبدیل کر دیا گیا

نئی دہلی ۲۵ مارچ ۔ معلوم ہوا ہے کہ جون میں لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے چلے جانے کے بعد موجودہ گورنمنٹ ہاؤس گورنر جنرل کی رہائش گاہ کے طور پر استعمال نہیں کیا جائیگا ۔ دربار ہال کے علاوہ جو خاص خاص تقریبی اجلاسوں کے لئے مخصوص رہے گا گورنمنٹ ہاؤس کی بلڈنگ دفاتر اور وزیر اعظم کی سرکاری رہائش گاہ میں تبدیل کر دی جائیگی ۔ آئندہ کمانڈر انچیف کی موجودہ کوٹھی گورنر جنرل کی رہائش گاہ کے طور پر استعمال ہوگی ۔ (اسپ)

دفاتر میں انگریزی کی جگہ اردو کو دیجائے

لاہور ۲۵ مارچ ۔ میاں بشیر احمد ایم ۔ اے ایل نے ایک پریس بیان میں مغربی پنجاب کی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ سرکاری محکموں میں روزمرہ کے کام کے لئے انگریزی زبان کی بجائے اردو کو رائج کرنے کے سلسلے میں فوری اقدامات کرے ۔

بیان میں انہوں نے مزید فرمایا کہ صوبے کی سرکاری زبان کے متعلق ہمیشہ ہمیش کے لئے فیصلہ ہو چکا ہے اور وزیر تعلیم نے اس کا اعلان بھی کر دیا ہے ۔ تعلیمی نصاب کو بدلنے کے لئے تو کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے لیکن ساتھ ہی ضروری ہے ۔ کہ حکومت اپنے گھر کو بھی درست کرنے کی فکر کرے دفتری کاروبار کی انجام دہی خالصۃً اردو میں ہونے لگے ۔ آپ نے مزید فرمایا کہ جب تک دفتروں سے انگریزی کو ختم نہیں کیا جائے گا اس وقت تک وہی غیر اسلامی فضا دفتروں میں بدستور قائم رہے گی اور پاکستان بن جانے کے بعد بھی اس سے پیچھا نہ چھوٹ سکے گا ۔ اردو ہماری قومی زبان ہے اور اسی کے ساتھ ہمارا اتحاد اور ترقی وابستہ ہے ۔ زندگی کے ہر شعبے میں اتحاد ضروری ہے اور اسی اتحاد کی بدولت ہماری آزادی برقرار رہ سکتی ہے ۔ (اسپ)

مشرقی پنجاب کے پنشنر اصحاب

لاہور ۲۵ مارچ ۔ محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی طرف سے ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ جو پنشنر مشرقی پنجاب میں خزانوں سے پنشن وصول کیا کرتے تھے اور اب مغربی پنجاب کے خزانوں سے وصول کرنا چاہتے ہیں اس امر کی درخواستیں اکاؤنٹنٹ جنرل مغربی پنجاب کو ۳۱ مارچ ۱۹۴۸ء تک بھیج دیں ۔ (اسپ)

خواتین مشرقی پاکستان سے مس فاطمہ جناح کی اپیل !

ڈھاکہ ۲۵ مارچ ۔ مس فاطمہ جناح نے کل رات ڈھاکہ سے خواتین کے نام ایک تقریر نشر کرتے ہوئے کہا ۔ خواتین کو چاہیئے وہ آگے آئیں اور پاکستان کے تعمیری پروگرام میں حصہ لیکر اپنا فرض ادا کریں ۔ آج پاکستان کو ایسی خواتین کی سخت ضرورت ہے جو خدمت خلق کا کام انجام دے سکیں ۔ ڈاکٹروں، نرسوں اور اُستانیوں کا کام کر سکیں ۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا ۔ قوم کو بنانا اور بگاڑنا تمہارے اپنے ہاتھ میں ہے ۔ بچوں کی اچھی تربیت کر کے اُنہیں اس قابل بناؤ کہ وہ قوم کے بار کو سنبھال سکیں ۔ اور قوم و ملک کے لئے تقویت کا باعث بن سکیں ۔ یہ وہ امور ہیں جن کی انجام دہی تم پر عائد ہوتی ہے لیکن ہنگامی ضرورت کے وقت قوم و ملت کے دفاع کے سلسلے میں اس سے کہیں زیادہ سرگرمی کا مطالبہ بھی تم سے کیا جا سکتا ہے ۔ آپ نے اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ مشرقی بنگال میں خواتین نے نیشنل گارڈ کی تنظیم مکمل کر لی ہے ۔

تقریر کے دوران میں آپ نے خواتین مشرقی پاکستان کی توجہ اس امر کی طرف دلائی کہ شہروں میں بالعموم اور دیہات میں بالخصوص غیر اسلامی سوشل رسم و رواج گھر کر چکے ہیں ۔ ان کا یکسر استیصال نہایت ضروری ہے ۔ تا ان کی بجائے صحیح اسلامی تمدن اور ادب کو رواج دیا جا سکے ۔ جو بذاتِ خود اس قدر ارفع و اعلیٰ ہیں کہ دُنیا کی کوئی تہذیب اور کوئی تمدن اُن کا مقابلہ نہیں کر سکتا ۔ آپ نے عورتوں کو تلقین کی کہ وہ اس کے ساتھ ساتھ ایک اور زبردست خدمت انجام دے سکتی ہیں ۔ اور وہ یہ کہ ملت میں ایسا کامل اتحاد پیدا کیا جائے کہ تفرقہ ہمارے درمیان جگہ نہ پا سکے ۔ دشمن ہم میں پھوٹ ڈال کر پاکستان کو تباہ کرنا چاہتا ہے ۔ ہمیں دشمن کے اِن منصوبوں کو ناکام کرنا ہے ۔ عورتیں اِس مقصد کے حصول میں بھی بہت بڑا کام انجام دے سکتی ہیں ۔ آپ نے خواتین کو اُن کی گوناگوں ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ان سے اپیل کی کہ وہ ہمت اور کوشش سے کام لیکر اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی کوشش کریں تا دُنیا یہ نہ کہہ سکے کہ مشرقی پاکستان کی عورتیں اپنے فرائض کو پورا کرنے میں ناکام رہی ہیں ۔

(ا ۔ پ)

بین الاقوامی ٹریڈ چارٹر تیار ہو گیا

۵۳ ممالک کے نمائندوں نے منظوری کے دستخط ثبت کر دیئے

ہوانا ۲۵ مارچ ۔ ۵۳ قوموں نے کل یہاں ایک تجارتی چارٹر پر دستخط کئے ہیں ۔ اِس چارٹر کا مقصد معیار زندگی کو بلند کرنا اور تجارتی رکاوٹوں کو دُور کر کے تمام دُنیا میں خوشحالی اور فارغ البالی کا دَور دَورہ کرنا ہے ۔ یہ چارٹر اقوام عالم کے نمائندوں کی چار ماہ کی مسلسل کوششوں اور کاوشوں کا نتیجہ ہے ۔ اسکی رو سے ایک بین الاقوامی تجارتی جمعیت کا قیام عمل میں لایا جائے گا ۔ ملازمت کے وسائل کو بڑھانا اور ہر قسم کی بندشوں اور پابندیوں کو کم کرنا اس کے مقاصد میں شامل ہیں ۔

روس نے اِس کانفرنس میں شرکت نہیں کی ۔ ارجنٹائن اور پولینڈ نے چارٹر پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا ہے ۔ اور ترکی کا نمائندہ انقرہ سے مزید ہدایات کا منتظر ہے ۔ یہ چارٹر اس وقت نافذ العمل قرار پائے گا کہ جب متعلقہ حکومتیں علیحدہ علیحدہ اس کی منظوری دیدیں گی ۔ گذشتہ موسم گرما میں جنیوا کے مقام پر جس ٹریڈ چارٹر کا مسودہ تیار کیا گیا تھا اس کی روشنی میں ہی موجودہ چارٹر مرتب کیا گیا ہے ۔ (رائیٹر)

ہندوستان اور پاکستان کی اقلیتوں کیلئے مشترکہ چارٹر کی تجویز

کراچی ۲۵ مارچ "ڈان" نے اپنے اداریہ میں لکھا ہے کہ جب تک ہندوستان اور پاکستان کی اقلیتیں اپنی پاوری اور رستگاری کے لئے سرحد پار ایک دوسرے کے علاقے میں کسی بالا دست طاقت پر نگاہ لگائے رکھیں گی ۔ اسوقت تک وہ اپنے اپنے وطن میں بطور اکثریت والی قوم کے باشندوں کیطرح بے خوف و خطر زندگی نہیں گذار سکتیں ۔ اخبار مذکور نے مزید لکھا ہے کہ اس گتھی کا حل یہی ہے کہ اقلیتوں کے حقوق کے بارے میں ایک مشترکہ چارٹر تیار کیا جائے ۔ اب خواہ دونوں حکومتیں باہم اسے تیار کریں یا جمعیتِ اقوامِ متحدہ کوئی چارٹر تیار کر کے دونوں کیلئے نافذ العمل قرار دیدے (اسپا)

ٹریسٹ کی واپسی کے متعلق حکومتِ اٹلی کا نوٹ

روم ۲۵ مارچ ۔ اٹلی کے سفیر متعینہ واشنگٹن نے اپنی حکومت کی طرف سے امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ جارج مارشل کو ایک نوٹ ارسال کیا ہے جس میں اطلاع دی ہے کہ اٹلی کی حکومت امریکہ، فرانس برطانیہ اور روس کے ساتھ مل کر ٹریسٹ کی واپسی کے متعلق معاہدہ کا مسودہ تیار کرنے کے لئے تیار ہے ۔ یہ مسودہ منظوری کے واسطے اقوام متحدہ کی مجلس کے سامنے پیش ہو گا ۔

(رائیٹر)

بنگالی کی حمایت میں عرضداشت

ڈھاکہ ۲۵ مارچ ۔ اِس بات کی حمایت میں کہ اُردو کے ساتھ ساتھ بنگالی کو بھی سرکاری زبان قرار دیا جائے "سٹیٹ لینگویج سب کمیٹی" کی مجلس عمل نے سات نکات پر مشتمل ایک عرضداشت قائد اعظم کی خدمت میں پیر کے روز پیش کی تھی ۔ اس عرضداشت میں جن نکات کا ذکر کیا گیا تھا وہ حسب ذیل ہیں :-

(۱) مشرقی پاکستان کے سو فیصدی باشندے جو پاکستان کی کل آبادی کا ⅔ ہیں یہی خواہش رکھتے ہیں کہ بنگالی کو بھی سرکاری زبان قرار دیا جائے ۔ (۲) مشرقی پاکستان کے لوگ یقین رکھتے ہیں کہ پاکستان میں ایک طاقتور اور مضبوط قوم بنانے کے لئے ضروری ہے کہ بنگالی کو بھی سرکاری زبان کا درجہ دیا جائے ۔ اور ایسا اقدام پاکستان کو مضبوط اور طاقتور بنانے میں نہایت ہی مفید ثابت ہوگا ۔ (۳) دُنیا میں ایسی حکومتیں موجود ہیں جن میں بیک وقت کئی سرکاری زبانیں رائج ہیں ۔ وہاں نظم و نسق چلانے میں کسی دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑ رہا ۔ (۴) زبانوں کا اختلاف اسلامی اخوت اور اتحاد کے منافی نہیں ہے ۔ (۵) ہم اُردو کی بجائے بنگالی کو قائم کرنا نہیں بلکہ بنگالی کی اہمیت کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں ۔ (۶) دُنیا کے ہر ملک میں اکثریت کی زبان ہی سرکاری زبان قرار دی گئی ہے ۔ اس سلسلے میں امریکہ کی مثال خاص طور پر پیش کی جا سکتی ہے ۔ (۷) پاکستانی عوام کی اکثریت کی سیاسی، تعلیمی اور اقتصادی بہتری و ترقی کا راز اسی میں ہے کہ اُس زبان کو اختیار کیا جائے جو ان کے رگ و ریشہ میں رچی ہوئی ہے ۔ نہ کہ انکو ایسی زبان اختیار کرنے پر مجبور کیا جائے جو انکی

چینی قرارداد کی مذمت

لاہور ۲۵ مارچ ۔ کشمیر مسلم کانفرنس کے اجلاس میں ملک فیروز خاں نون نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر کے مسئلہ کا حل سلامتی کونسل کے ارکین نہیں کر سکتے ۔ اس کا حل مسلمانانِ کشمیر و پاکستان ظلم و استبداد کے خلاف متحدہ محاذ قائم کر کے کر سکتے ہیں ۔ آپ نے کہا کہ سردار پٹیل جیسا انسان بھی اب محسوس کر چکا ہے کہ کشمیریوں کو زبردستی زیر کر کے انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا ۔ یہ پنڈت نہرو کی ہٹ ہے جو اپنی طاقت کے نشہ میں یہ امید لگائے بیٹھے ہیں کہ وہ ریاست کو زور بازو سے فتح کر سکتے ہیں ۔ (او ۔ پی ۔ آئی ۔)